رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فی پرچہ ۱ ر

جلد ۱ | ۹ ماہ نبوت ۱۳۲۶ ہش | ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۶۶ ہجری | ۹ نومبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۴۷

اخبار احمدیہ

لاہور ۸ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اڑھائی بجے دوپہر کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو گھٹنے میں درد کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت پنجوں میں درد کی وجہ سے ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی طبیعت کچھ دنوں سے بخار اور گلے میں درد کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

پاکستان کی اقتصادی حالت

جب ہندوستان کے دو ٹکڑے ہونے کا سوال پیش تھا۔ اس وقت متحدہ ہندوستان کے مدعی اسی بات پر زور دیا کرتے تھے۔ کہ اگر ہندوستان کے دو ٹکڑے ہوئے تو پاکستان اقتصادی طور پر اتنا کمزور ہوگا۔ کہ وہ اپنی آزاد ہستی کو قائم نہیں رکھ سکے گا۔ انگریز کا بھی یہی خیال تھا۔ اور اسی وجہ سے وہ پاکستان کا مخالف تھا اس لئے نہیں کہ وہ مسلمانوں کا خیر خواہ ہے۔ بلکہ اس لئے کہ انگریز ہندوستان کو آزادی صرف روس کے ڈر کی وجہ سے دے رہا تھا۔ انگریز اس بات کو سمجھ چکا تھا۔ کہ آئندہ جنگ میں روس ہندوستان کو لپیٹ میں لانے کی ضرور کوشش کرے گا۔ جرمن کے ساتھ جنگ میں ہندوستان کوئی اہمیت نہیں رکھتا تھا۔ کیونکہ وہ جرمنی سے بہت دور تھا۔ جاپان کے ساتھ جنگ میں بھی ہندوستان ایسی اہمیت نہیں رکھتا تھا۔ کیونکہ جاپانی فوجیں ہندوستان میں صرف ایک لمبا اور دشوار گزار راستہ طے کر کے داخل ہو سکتی تھیں۔ اور اس وجہ سے کوئی بڑی فوج ہندوستان پر حملہ آور نہیں ہو سکتی تھی۔ لیکن روس کی سرحدیں ہندوستان سے ملتی ہیں۔ پامیر کی طرف سے گو ایک دشوار گزار پہاڑی راستہ طے کرنا پڑتا ہے۔ اور افغانستان کی طرف سے گو ایک آزاد قوم کے ساتھ ٹکرانا پڑتا ہے۔ لیکن بہرحال یہ مشکلات اتنی سخت نہیں ہیں۔ جتنی کہ جرمن اور جاپان کے راستہ میں تھیں۔ پس آئندہ جنگ جو روس کے ساتھ ہوتی نظر آتی ہے۔ اس میں ہندوستان ایک نہایت ہی اہم حیثیت رکھے گا۔ انگریز سمجھتا تھا کہ پاکستان کی اقتصادی حالت اچھی نہ ہونے کی وجہ سے وہ مضبوط اور بڑی فوج نہیں رکھ سکتا۔ اور ہندوستان اپنے اعلیٰ رنگروٹوں سے محروم ہو جانے کی وجہ سے باوجود وسیع مالی ذرائع کے کوئی بڑی فوج نہیں رکھ سکتا۔ ہندوستان بڑی فوج تبھی رکھ سکتا ہے۔ جبکہ ہندوستان کا وہ حصہ جو اب پاکستان کہلاتا ہے اس کے ساتھ شامل ہو۔ روپیہ ہندو قوم مہیا کرے۔ اور سپاہی مسلمان قوم مہیا کرے۔ روس جیسے ملک کے ساتھ لڑائی کرنے کے لئے پندرہ بیس لاکھ کی فوج ضروری ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اتنی فوج انگریز کے نزدیک پاکستان کبھی بھی نہیں رکھ سکتا تھا۔ اس لئے انگریز چاہتا تھا کہ کسی طرح ہندو اور مسلمان اکٹھے رہیں اور ہندوستان تقسیم نہ ہو۔ اور جب یہ نہ ہوا۔ تو پھر اس نے یہ خواہش شروع کی۔ کہ کسی طرح پاکستان کمزور ہو کر ہندوستان کے ساتھ دوبارہ مل جانے کی طرف مائل ہو جائے۔ چنانچہ یہ کھیل جاری ہے اور اس کا مقابلہ کرنے کی ایک ہی صورت ہے کہ پاکستان کی اقتصادی حالت کو درست کیا جائے لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس کیطرف پوری توجہ نہیں کی جا رہی۔ پاکستان کی سب سے بڑی صنعت اور اس کی دولت کا مدار کپاس پر ہے کپاس کے کارخانے اکثر ہندوؤں کے پاس تھے جو انہیں چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں۔ یہ کارخانے اب تک مقاطعہ پر لوگوں کو نہیں دیئے گئے۔ اور کپاس زمیندار چننے لگ گئے ہیں۔ چونکہ زمیندار زیادہ دیر تک گھر میں جنس نہیں رکھ سکتا۔ زمینداروں نے تنگ آ کر کپاس سستے نرخوں پر بیچنی شروع کر دی ہے۔ اور چونکہ گاہک کو نہیں پتہ کہ کارخانہ کب شروع ہوگا۔ اور آیا اسے کوئی نفع مل سکے گا یا نہیں۔ وہ دبا کر بہت ہی سستے داموں پر کپاس لے رہا ہے۔ اس وقت منٹگمری میں آٹھ روپے من۔ سرگودہا میں چار روپے من اور شیخوپورہ میں پانچ روپے من کپاس بک رہی ہے۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں زمیندار کو اتنی رقم بھی نہیں ملے گی۔ جتنی کہ اس نے گورنمنٹ کو بطور معاملہ ادا کرنی ہے۔ ان پریشان کن حالات میں جبکہ انسان پہلے ہی دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ اٹھتا ہے اور دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ سوتا ہے۔ اگر زمیندار پر ایسی تباہی آئی۔ تو اس کے نتائج ہر شخص خود سمجھ سکتا ہے۔ گزشتہ سال کپاس کی قیمت ۲۲ روپے کے قریب تھی۔ کہاں بائیس روپیہ اور کہاں سات آٹھ روپیہ دونوں قیمتوں میں کوئی بھی تو نسبت نہیں۔ سندھ کے کارخانوں کو چلے ہوئے پندرہ بیس دن گزر چکے ہیں۔ سینکڑوں بیلز وہ نکال چکے ہیں۔ اور ان کی روئی منڈی میں جا رہی ہے سو وہاں اس سال بھی بائیس روپے من کپاس کی قیمت مل رہی ہے۔ اب قیمتوں کے اس اختلاف کی وجہ سے نتیجہ یہ نکلے گا۔ کہ یا تو سندھ کے روئی کے تاجر جو اس سال کثرت سے مسلمان ہونگے۔ بالکل تباہ ہو جائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے بائیس روپیہ پر روئی خریدی ہوگی۔ اور پنجاب کی قیمتیں منڈی کی قیمتوں کو گرا دینگی۔ یا پھر پنجاب کی روئی کا تاجر سستے داموں روئی خرید کر بڑی قیمتوں پر بیچے گا اور پنجاب کا زمیندار بالکل تباہ ہو جائے گا۔ بہرحال یا سندھ کا تاجر تباہ ہوگا یا پنجاب کا زمیندار تباہ ہوگا۔ اس کا ایک ہی علاج ہے۔ کہ پنجاب کے روئی کے کارخانے فوراً چلنے شروع ہو جائیں۔ اور اتنی کثرت سے کارخانے چلیں کہ مقابلہ قائم رہے۔ اگر ہر منڈی میں ایک ایک کارخانہ چلایا گیا اور جو کارخانے کھلے۔ وہ ایک دوسرے سے دور دور واقع ہوئے۔ تو پھر بھی کارخانہ دار قیمتوں کو بزور گرانے کی کوشش کریں گے۔ پس پنجاب کے زمیندار کی حالت کو درست رکھنے کے لئے کپاس کے کارخانے فوراً چلائے جانے چاہئیں اور اتنی تعداد میں چلائے جانے چاہئیں کہ کارخانوں کا مقابلہ قائم رہے۔ اور زمیندار کو مناسب قیمت مل سکے۔

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ جننگ کے کارخانوں کو بھی ایک قومی صنعت بنانا چاہتی ہے اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ ملک کی چند صنعتوں کو قومی بنانا مفید ہو سکتا ہے۔ لیکن تمام صنعتوں کو قومی بنانا کبھی بھی مفید نہیں ہوتا۔ اس سے مقابلہ کی روح ماری جاتی ہے۔ اور جمہوریت کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ مگر اس مضمون کے بارہ میں ہم اس وقت کچھ لکھنا نہیں چاہتے۔ ہم صرف اس طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ کہ اگر روئی کے کارخانے سرکاری ہوئے تو لازماً روئی کی قیمتیں گر جائینگی۔ کیونکہ قیمتیں گاہکوں کی زیادتی کی وجہ سے بڑھتی ہیں۔ جب ایک چیز کے حد سے زیادہ گاہک ہوں۔ تو اس کی قیمت حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اور جب ایک چیز کے حد سے کم گاہک ہوں۔ تو اس کی قیمت حد سے زیادہ گر جاتی ہے اگر جننگ کے کارخانوں کی مالک گورنمنٹ ہوئی۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی۔

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

سارے پنجاب میں گاہک ایک ہی شخص ہوگا یعنی حکومت اور جب گاہک ایک شخص ہوا تو لازماً ہر زمیندار کو اس کے پاس اپنی کپاس بیچنی پڑیگی اور جب گاہک کو پتہ ہوگا۔ کہ میرے سوا یہ زمیندار کسی اور کے پاس کپاس نہیں بیچ سکتا تو یقیناً گاہک جو چاہے گا قیمت تجویز کرے گا اور زمیندار مجبور ہوگا۔ کہ اسی قیمت پر اپنی جنس کو بیچے۔ اور اس سے پاکستان کی اقتصادیات بالکل تباہ ہو جائے گی۔ اور انگریز کا وہ خدشہ بلکہ اب تو یوں کہنا چاہیئے۔ کہ وہ خواہش جو وہ پاکستان کی اقتصادی تباہی کے متعلق اپنے دل میں رکھتا تھا۔ اور جس کے بغیر ہندوستان کے اتحاد اور روس کے دفاع کے مسائل حل نہیں ہوتے تھے پوری ہو جائے گی۔ اور مسلمان اس آزادی کو کھو بیٹھیں گے۔ جس کے لئے انہوں نے اتنی قربانی اور جدوجہد کی ہے۔

پس پاکستان کی اقتصادی حالت کو درست کرنا گورنمنٹ کے اہم ترین فرائض میں سے ہے۔ اور اسکی طرف جتنی بھی توجہ دی جائے کم ہے لیکن یہاں تو یہ حال ہے کہ اب تک فیکٹریاں کرائے پر بھی نہیں دی گئیں اور نہ لوہے کی پتیوں کا انتظام کیا گیا ہے نہ کوئلے کا انتظام کیا گیا ہے جس کی وجہ سے کارخانوں کے تقسیم ہو جانے کے بعد بھی کام فوراً نہیں چل سکیگا۔ اول تو کم سے کم دو ہفتے کارخانوں کی صفائی پر لگیں گے۔ پھر عملہ تلاش کرنے میں بھی ٹھیکیداروں کا وقت خرچ ہوگا۔ بلکہ اگر ہماری اطلاعات ٹھیک ہیں تو بہت سی جگہوں پر ہندو مالکان کارخانہ نے بعض اہم پرزے مشینوں میں سے نکال کر چھپا دئے ہیں۔ جس کی وجہ سے کارخانوں کے چلانے میں دقت ہوگی اور جب انجنیئر مشینوں کو صاف کرنے لگیں گے تو انہیں معلوم ہوگا۔ کہ وہ مشینیں اس وقت تک چلنے کے قابل ہی نہیں۔ جب تک کہ بیرونی ممالک سے نئے پرزے لاکر ان میں نہ ڈالے جائیں۔ جس کے دوسرے معنے یہ ہونگے کہ اس سال روئی کے بہت سے کارخانے چل ہی نہیں سکیں گے۔ خدانخواستہ اگر ایسا ہوا۔ تو زمینداروں کی تباہی میں کوئی شبہ ہی نہیں رہتا۔ اور پاکستان کی مالیات کو بھی سخت نقصان پہنچنے کا امکان ہے کیونکہ پاکستان کی بڑی دولتوں میں سے ایک دولت اس کی کپاس ہے۔ لیکن اگر یہ اطلاعات درست نہیں۔ تب بھی بغیر کوئلہ اور بغیر لوہے کی پتیوں اور بغیر ان کے وقت پر مہیا ہو جانے کے اور کارخانوں کے فوراً جاری ہو جانے کے زمینداروں کے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔ پس ہم حکومت کو اس طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کہ اس معاملہ میں بالکل دیر نہ کرے۔ اور فوراً کارخانے جاری کروادے۔

ورنہ زمیندار تو تباہ ہو ہی جائینگے۔ حکومت کی اپنی مالی حالت کو بھی سخت دھکا لگے گا۔ اور اسے بہت سے مقامات پر معاملہ اور آبیانہ معاف کرنا پڑے گا۔ کیونکہ ان حالات میں زمیندار معاملہ دے کر اگلے چھ مہینے روٹی نہیں کھا سکتا اور اگلے چھ مہینے روٹی کھائے گا۔ تو گورنمنٹ کا معاملہ ادا نہیں کر سکے گا۔)

ہماری سب سے بڑی طاقت قرآن کریم ہے

الفضل کی کسی گزشتہ اشاعت میں ہم نے ان کالموں میں لکھا تھا۔ کہ پاکستان کی سب سے بڑی دولت قرآن کریم کی تعلیم ہے زندگی کا کوئی پہلو نہیں۔ جس کے متعلق ہم کو ایک نیا بنایا اصول اس تعلیم میں نہ ملتا ہو۔ انسان کے بنائے ہوئے قانونوں میں افراط تفریط کا خدشہ ہر وقت موجود رہتا ہے۔ انسانی عقل ایک نہایت ہی چیز ہے۔ اور چونکہ ایک وقت میں ایک سوال کے ہر پہلو کو پیش نظر رکھنا اس کے احاطہ اقتدار سے باہر ہے۔ اس لئے عقل جو بھی اصول بناتی ہے۔ اس میں کچھ نہ کچھ خامی رہ جاتی ہے۔ دنیا کی تاریخ ہم کو بتاتی ہے۔ کہ ایک وقت اور ایک حالات میں جو بات نہایت مستحسن معلوم ہوتی تھی۔ دوسرے وقت اور دوسرے حالات میں وہی بات غلط ثابت ہوتی ہے۔ ایک زمانہ میں سائنس اور فلسفہ کے جو نتائج ہم کو آخری معلوم ہوتے ہیں زمانہ مابعد میں ان کی تردید ہو جاتی ہے

لیکن قرآن کریم میں جو باتیں کہی گئیں ہیں وہ اٹل ہیں۔ زندگی کے جو اصول بیان کئے گئے ہیں۔ وہ آخری ہیں۔ یہ صرف زبانی دعوے نہیں بلکہ چودہ سو سال کی اسلامی تاریخ کا اگر غور سے مطالعہ کیا جائے۔ تو نظر آئے گا۔ کہ جب کبھی انسانی عقل نے اس آفتاب کے چہرے پر پردے ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ تو اس کی بادِ داقی شعاعوں نے ان پردوں کو تار تار کرکے ہوا میں اڑا دیا ہے۔ ہندوستان میں شہنشاہ اکبر کے عہد میں اسلامی تعلیم کو سیاسی مصالح پر قربان کرنے کی انتہائی کوشش ہوئی ہے۔ شاہی دربار سے الحاد کی جو تاریک گھٹا اٹھی تھی۔ اس نے ایک وقت کے لئے تو بے شک آفتاب کی روشنی کو دنیا کی نظروں سے اوجھل کر دیا تھا۔ مگر تاریکیوں کے یہ بادل زیادہ

دیر تک مطلع پر چھائے نہ رہ سکے۔ حضرت سید احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے ایک ہی اشارے میں ان بادلوں کو پھاڑ کر رکھ دیا اور آفتاب اسلام کا درخشاں چہرہ دنیا کے سامنے کر دیا۔ اور اس کی روح پرور شعاعیں کو وہ دمن کو منور کرنے لگیں۔ یہ چشمہ فیض حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ کے عہد سعید تک جاری رہا۔ پھر مغربی الحاد کا طوفان اٹھا۔ جس نے ایک دفعہ پھر مسلمانان ہند کی نگاہوں سے آفتاب عالمتاب کو نہاں کر دیا۔ یہ سب سے بڑا طوفان ہے جو دنیا کی پیدائش سے لے کر عقل کے طاغوت نے آج تک بپا کیا ہے لیکن آثار بتا رہے ہیں کہ اس طوفان کی بھی آخری گھڑیاں آن پہنچی ہیں۔ دنیا میں جو انقلابات رونما ہو رہے ہیں۔ اگرچہ بظاہر وہ نہایت بھیانک مناظر کے حامل نظر آتے ہیں۔ لیکن صرف انسانی تجربہ کی کسوٹی پر پرکھنے سے بھی ہر صاحب ادراک محسوس کر سکتا ہے کہ طاغوتی طاقتیں اپنے حد کمال کو عبور کر کے انحطاط کی طرف مائل ہو چکی ہیں۔ اور عقل و خرد کے بلبلے پھٹ جانے کے لئے ایک ذرا سے ٹھیس کے منتظر ہیں۔

قدرت نے خالص مسلمانوں یعنی فدایان نبی امی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ بستی یونہی اتفاقاً آباد نہیں کر ڈالی۔ اس نے اس وقت ہماری آزمائش کے لئے ہمیں چنا ہے۔ اس وقت پاکستان کے مسلمان سب سے بڑے میدان امتحان میں ہیں۔ اگر ہم میں ذرا بھی اسلامی حمیت باقی ہے۔ اگر ہماری رگوں میں زندگی کی رمق موجود ہے۔ اگر اس راکھ کے ڈھیر میں ایک بھی جلتی ہوئی چنگاری بچی ہوئی ہے۔ تو یقیناً ہم ایک بار پھر وہی شعلہ اٹھا سکتے ہیں جس میں بھسم ہونے کے لئے طاغوتی عقل نے اتنا ایندھن اکٹھا کر دیا ہے کہ جتنا اس نے پہلے کبھی نہ کیا تھا شیطان نے اپنی آخری بازی لگا رکھی ہے۔ اگر ہم جیت گئے۔ کاش ہم جیت جائیں۔ تو پھر قیامت تک وہ سر نہیں اٹھا سکے گا۔ دریودھن نے فریب کا پانسا پھینک کر بے شک ہمارا سب کچھ چھین لیا ہوا ہے۔ دنیاوی لحاظ سے ہم بے شک کنگال ہو چکے ہیں۔ بے شک دشمن نے ہمیں اپنی دانست میں ہلاک کرکے غار میں پھینک دیا ہے لیکن یہ ہم سے کیوں ہوا۔ اس لئے کہ ہم نے اپنے اٹل اصولوں کو چھوڑ کر اس کے فنا ہونے والے اصولوں کو مان لیا۔ ہم اپنے سیدھے راستے سے بھٹک کر اسکی پیچ در پیچ پگڈنڈیوں پر چل پڑے۔ جہاں چپہ چپہ پر اس نے اپنے تیر انداز متعین کر رکھے ہیں۔ جن کی بوچھاڑ نے

ہماری روحوں تک کو مجروح کر دیا ہے۔

لیکن باوجود اس کے کہ ہم کو ہمارے ملک سے محروم کرکے بن باس کی طرف دھکیل دیا گیا ہے پھر بھی ہمارے لئے ناامید ہونے اور حوصلہ ہارنے کی کوئی وجہ نہیں۔ کیونکہ ہماری کمک آسمان سے آتی ہے زمین سے نہیں۔ اس کمک نے آڑے وقت کبھی کوتاہی نہیں کی۔ وہی جس نے کورکشیتر کے میدان میں پانڈو بھائیوں کی کرشن جی کو بھیجکر مدد کی تھی۔ وہی جس نے ابراہیم کے لئے نمرودی آتشکدے کو لہلہاتے ہوئے پھولوں کا دامن بنا دیا تھا۔ وہی جس نے نوح علیہ السلام کی کشتی کو ساحل پر لگایا۔ اور جس نے موسیٰ کے لئے سمندر کے دو ٹکڑے کر دیئے تھے۔ جس نے ہمیں خود تاتاری طوفان سے بال بال بچا کر نکال لیا تھا۔ وہ آج بھی ہمیشہ کی طرح زندہ ہے۔ اس کا آخری پیغام زندہ ہے۔ اس پیغام کا لانے والا خاتم النبیین کہلانے والا زندہ ہے۔ وہ منبع قوت جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔ ہم کو مفت دیا گیا تھا۔ لیکن افسوس کہ ہم نے دھوکے میں آکر اپنی زندگی کے تار اس سے منقطع کر لئے ہمارے فانوس جس نور سے روشن ہوئے تھے ہم نے اس نور سے رشتہ توڑ لیا۔ اگر ہم آج پھر اس منبع قوت سے اپنے فانوسوں کے تار جوڑ لیں۔ تو یقیناً ہمارا گم شدہ اقبال پھر ہم کو ایک آن میں واپس مل سکتا ہے۔ کیونکہ وہ منبع قوت ہمیشہ کے لئے ہمارے لئے وقف کر دیا گیا ہے۔ پاکستان کے مسلمانوں نے پاکستان اسلام کے نام پر اسلامی تہذیب و تمدن کے قیام کے نام پر لیا ہے۔ اس لئے جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے آج پاکستان کا مسلمان خدا تعالیٰ کی امتحان گاہ میں ہے۔ خدا تعالیٰ کا قرآن پاک اور اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کی رہنمائی کے لئے موجود ہے۔ اگر اس نے اس کی رہنمائی کو قبول کر لیا تو یقیناً پاکستان ہی نہیں تمام دنیا اس کے قدموں کے نیچے آجائے گی ورنہ وہ بھی جو اس کے پاس ہے۔ اس سے چھین لیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے کام کو کسی دوسری قوم کے سپرد کرے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے کام کے مقابل کسی فرد یا کسی بڑی سے بڑی قوم کی پرکاہ کے برابر بھی وقعت نہیں

لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام مستورات کا جلسہ

۹ نومبر بروز اتوار ۴ بجے رتن باغ میں مستورات کا جلسہ منعقد ہوگا جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ انشاء اللہ تقریر فرمائینگے بہنوں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وقت مقررہ پر تشریف لائیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نزول بلا کی فلاسفی

(۱) بہت سے لوگ اس امر سے غافل ہیں۔ کہ انسان پر جو بلائیں آتی ہیں۔ وہ بلا وجہ یونہی آجاتی ہیں۔ یا ان کے نزول کو ان کے اعمال سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایسا خیال بالکل غلط ہے۔ یہ خوب یاد رکھو کہ ہر بلا جو اس زندگی میں آتی ہے۔ یا جو مرنے کے بعد آئیگی جس کا ہمیں یقین ہے۔ اس کی اصل گناہ ہی ہے۔ کیونکہ گناہ کی حالت میں انسان اپنے آپ کو ان انوار اور فیوض سے جو خداوند تعالےٰ کی طرف سے آتے ہیں۔ پرے ہٹا دیتا ہے۔ اور اس اصل مرکز سے جو حقیقی راحت کا مرکز ہے۔ ہٹ جاتا ہے۔ اس لئے تکلیف کا آنا اس حالت میں اس پر ضروری ہے۔

اقسام بلا

یہ ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ انبیاء اور راستبازوں پر بھی بعض اوقات بلائیں آجاتی ہیں۔ اور یہ بھی مصائب اور شدائد میں ڈالے جاتے ہیں۔ لیکن یہ گمان کرنا کہ وہ مصائب اور بلائیں کسی گناہ کی وجہ سے آتی ہیں۔ خطرناک غلطی اور گناہ ہے۔ ان بلاؤں میں جو خدا کے راستبازوں اور پیارے بندوں پر آتی ہیں۔ اور ان بلاؤں میں جو خدا تعالےٰ کے نافرمانوں اور خطاکاروں پر آتی ہیں۔ زمین آسمان کا فرق ہے۔ اس لئے کہ ان کے اسباب بھی مختلف ہیں۔

نبیوں اور راستبازوں پر جو بلائیں آتی ہیں۔ ان میں ان کو ایک صبرِ جمیل دیا جاتا ہے۔ جس سے وہ بلا اور مصیبت ان کے لئے مدرک الحلاوت ہو جاتی ہے اور وہ اس سے لذت اٹھاتے ہیں۔ اور روحانی ترقیوں کے لئے ایک ذریعہ ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ ان کے درجات کی ترقی کے لئے ایسی بلاؤں کا آنا ضروری ہے۔ جو ترقیات کے لئے زینہ کا کام دیتی ہیں۔ جو شخص ان بلاؤں میں نہیں پڑتا۔ اور ان مصیبتوں کو نہیں اٹھاتا۔ وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتا۔

دنیا کے نظام میں بھی تکالیف اور مشقتوں کا ایک سلسلہ ہے۔ جن میں سے ہر ایسے شخص کو جو ترقی کا خواہاں ہے۔ گزرنا پڑتا ہے۔ لیکن ان تکالیف اور شاقہ محنتوں میں باوجود تکالیف کے ایک لذت ہوتی ہے۔ جو اسے کشاں کشاں آگے لئے جاتی ہے۔ برخلاف اس کے وہ مصیبت اور تکالیف جو انسان کی اپنی بدکرداری کی وجہ سے اس پر آتی ہے۔ وہ وہ مصیبت آتی ہے۔ جس میں ایک درد اور سوزش ہوتی ہے۔ جو اس کی زندگی اس کے لئے وبالِ جان کر دیتی ہے۔ وہ موت کو ترجیح دیتا ہے۔ مگر نہیں جانتا کہ یہ سلسلہ مر کر بھی ختم نہیں ہوگا۔

غرض بلاؤں کے نزول میں ہمیشہ سے قانونِ قدرت یہی ہے کہ جو بلائیں شامت اعمال کی وجہ سے آتی ہیں۔ وہ الگ ہیں اور خدا کے راستبازوں اور پیغمبروں پر جو بلائیں آتی ہیں۔ وہ ان کی ترقی درجات کے لئے ہوتی ہیں۔

بعض جاہل جو اس راز کو نہیں سمجھتے۔ وہ جب بلاؤں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تو بجائے اس کے کہ اس بلا سے فائدہ اٹھائیں۔ اور کم از کم آئندہ کے لئے مفید سبق حاصل کریں۔ اور اپنے اعمال میں تبدیلی پیدا کریں۔ کہہ دیتے ہیں کہ اگر ہم پر مصیبت آئی تو کیا ہوا نبیوں اور پیغمبروں پر بھی تو آجاتی ہیں۔ حالانکہ ان بلاؤں کو انبیاءؑ کے مشکلات اور مصائب سے کوئی نسبت نہیں۔ جہالت بھی کیسی بری مرض ہے۔ کہ انسان اس میں قیاس مع الفارق کر بیٹھتا ہے۔ یہ بڑا دھوکہ واقع ہوتا ہے۔ جو انسان تمام انبیاءؑ کی مشکلات کو عام لوگوں کی بلاؤں پر حمل کر لیتا ہے۔

پس خوب یاد رکھو کہ جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے انبیاء اور دوسرے اخیار و ابرار کی بلائیں محبت کی راہ سے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کو ترقی دیتا جاتا ہے۔ اور یہ بلائیں وسائل ترقی میں سے ہیں۔ لیکن جب مفسدوں پر آتی ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ ان کو اس عذاب سے تباہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ بلائیں ان کے استیصال اور نیست و نابود کرنے کا ذریعہ ہو جاتی ہیں۔ یہ ایسا فرق ہے کہ دلائل کا محتاج نہیں ہے۔ کیونکہ جب اچھے آدمی جو خدا کو مقدم کر لیتے ہیں۔ اور یہ بھی نہیں جانتے۔ کہ خدا تعالےٰ سے محبت کیوں کرتے ہیں۔ بہشت اور دوزخ ان کے دل میں نہیں ہوتا۔ اور نہ بہشت کی خواہش یا دوزخ کا ذکر ان کو خدا تعالےٰ کی اطاعت کا محرک ہوتا ہے۔ بلکہ وہ طبعی جوش اور طبعی محبت سے خدا تعالےٰ سے محبت کرتے۔ اور اسکی اطاعت میں محو ہوتے ہیں۔ اور پھر جب کوئی بلا آتی ہے۔ تو وہ خود محسوس کر لیتے ہیں۔ کہ یہ از راہ محبت ہے۔ وہ دیکھتے ہیں کہ ان بلاؤں کے ذریعہ ایک چشمہ کھولا جاتا ہے۔ جس سے وہ سیراب ہوتے ہیں۔ اور ان کا دل لذت سے بھر جاتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی محبت ایک فوارہ کی طرح جوش مارنے لگ جاتی ہے۔ تب وہ چاہتے ہیں کہ یہ بلا زیادہ ہو۔ تاکہ قرب الٰہی زیادہ ہو۔ اور رضا کے مدارج جلد طے ہوں۔

غرض الفاظ وفا نہیں کرتے۔ جو اس لذت کو بیان کر سکیں۔ جو اخیار و ابرار کو ان بلاؤں کے ذریعہ آتی ہیں۔ یہ لذت تمام سفلی لذتوں سے بڑی ہوتی ہے۔ اور فوق الفوق لذت ہوتی ہے۔ یہ مصیبت کیا ہے۔ ایک عظیم الشان دعوت ہے۔ جس میں قسم قسم کے انعام و اکرام اور پھل اور میوے پیش کئے جاتے ہیں۔ خدا اس وقت قریب ہوتا ہے فرشتے ان سے مصافحہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اسکے مکالمہ کا شرف عطا کیا جاتا ہے۔ اور وحی اور الہام سے اس کی تسلی اور سکینت دی جاتی ہے۔ لوگوں کی نظر میں یہ بلائیں اور مصیبتوں کا وقت ہے۔ مگر در اصل اس وقت اللہ تعالےٰ کے فیضان اور فیوض کی بارش کا وقت ہوتا ہے۔ (تفسیر القرآن)

موجودہ ہولناک تباہی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

(از جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب لاہور)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس قسم کے زلزلے پہلے امریکہ میں آئے۔ اسی رنگ کا تباہی والا زلزلہ یورپ میں آئے گا۔ اور یورپ کی جنگِ عظیم کے بعد پنجاب ہندوستان اور ایشیا کی باری ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ کے حاشیہ میں زیر پیشگوئی "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اس کو قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا"۔ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ نے مجھے صرف یہی خبر نہیں دی۔ کہ پنجاب میں زلزلے وغیرہ آفات آئیں گی۔ کیونکہ میں صرف پنجاب کے لئے مبعوث نہیں ہوا۔ بلکہ جہاں تک دنیا کی آبادی ہے۔ ان سب کی اصلاح کے لئے مامور ہوں۔ پس میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ یہ آفتیں اور یہ زلزلے صرف پنجاب سے مخصوص نہیں ہیں۔ بلکہ تمام دنیا ان آفات سے حصہ لیگی اور جیسا کہ امریکہ وغیرہ کے بہت حصے تباہ ہو چکے ہیں۔ یہی گھڑی کسی دن یورپ کے لئے درپیش ہے۔ (جیسا کہ بموجب نشان حقیقۃ الوحی مطابق صفحہ ۲۵۶ دوسری جنگِ عظیم میں پورا ہو چکا ہے) اور پھر یہ ہولناک دن پنجاب اور ہندوستان اور ہر ایک حصہ ایشیا کے لئے مقدر ہے۔ جو شخص زندہ ہوگا۔ وہ دیکھ لے گا۔"

اس پیشگوئی کی مزید تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶-۲۵۷ پر فرمائی ہے۔ جس کے اندر حضور نے یہی ترتیب بیان فرمائی ہے۔ "اور جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے۔ اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ .... یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ رہے گا۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو۔ کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ .... میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ (یہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی رؤیا ذالک تقدیر العزیز الرحیم کے لفظ تقدیر سے ملتا ہے۔ کاتب الحروف) میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک (یعنی ہندوستان) کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ (جیسا کہ ہندوستان کی اعلان آزادی کے ساتھ یہ نوبت جنگ عظیم کے بعد شروع ہو گئی۔ کاتب الحروف) نوح کا زمانہ (معلوم ہوتا ہے دنیا تباہ ہو گئی) تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔ اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے (جس کی طرف حضور نے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۹ / ۱۰ / ۴۷ میں جماعت کو توجہ دلائی ہے) جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ"

اسی صفحہ پر حضور اس ہولناک تباہی کی وجہ تسمیہ یوں فرماتے ہیں:۔

"یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے۔ ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً۔"

پھر حضور ان ہولناک ایام سے بچنے کا طریق یوں بیان فرماتے ہیں "توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائیگا کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔"

ضلع سیالکوٹ سے گرم کپڑوں کی فراہمی

سیالکوٹ شہر و ضلع کی جماعتوں سے بستر اور گرم کپڑے جمع کرنے کے لئے چوہدری بشیر احمد صاحب خطیب مسکنہ سیالکوٹ چھاؤنی نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ مذکورہ بالا جماعتوں کے عہدیداران چوہدری صاحب موصوف سے ہر ممکن تعاون کریں۔ جزاہم اللہ (خاکسار مرزا مبارک احمد)

خدام الاحمدیہ خیال رکھیں

کہ ماہ نبوت کا پہلا عشرہ جا رہا ہے۔ ملازمین خدام کو تنخواہیں مل گئی ہوں گی۔ اور امید ہے۔ چندہ خدام سیکرٹریان مال کو دے دیا ہوگا۔ اگر آپ نے اب تک نہیں دیا تو اب دیدیں

ملازمین خدام کے علاوہ دیگر خدام کو بھی چاہیئے۔ کہ خدام الاحمدیہ کا چندہ حلیم اور جلد ادا کر دیں۔ اور سیکرٹریان مال کو چاہیئے کہ رقوم چندہ جلد وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

لاہور میں طبی اجتماع

۹ نومبر کو ۲ بجے دن شگوہ اطباء لاہور اور مہاجرین اطباء کا اہم اجتماع بدولت خانہ جناب حکیم حاجی محمد شمس الحق صاحب مہاجر امرتسری پرنسپل پاکستان یونانی طبیہ کالج لاہور رسالہ بازار پرانی انارکلی میں ہوگا۔ معزز اطباء کرام سے درخواست ہے۔ کہ وقت کا احترام کرتے ہوئے شرکت اجلاس فرماویں۔ اہم امورات کا فیصلہ قابل غور ہے۔ نیز صحت کے متلاشیوں کو مفت طبی مشورہ بھی دیا جائے گا صحت کے متلاشی تشریف لا کر فائدہ حاصل کریں۔ اور مفت طبی مشورہ حاصل کریں۔

(حکیم احمد علی دہلوی لاہور گنج)

عہدیداران کے نام بھی دعا کیلئے پیش کئے جائینگے

تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج کے مجاہد جو اپنے دفتر اول کے تیرھویں سال یا دفتر دوم کے تیسرے سال کے وعدہ کی ادائیگی ۳۰ نومبر ۱۹۴۷ء تک کریں گے۔ کیونکہ وعدوں کے پورا کرنے کی یہ آخری میعاد ہے۔ ان کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے ۱۰ دسمبر ۱۹۴۷ء کو انشاء اللہ تعالیٰ پیش کئے جاویں گے جس کے ساتھ یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ ان عہدیداران جماعت کے نام بھی بوجہ اچھا کام کرنے کے اس تاریخ کو حضور کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔ جن کے وعدوں کی میزان بحیثیت مجموعی سو فی صدی پوری ہو جائے۔ اس لئے ہر جماعت کے عہدہ دار کو چاہیئے کہ وہ تحریک جدید کے وعدوں کو سو فی صدی پورا کرنے میں پوری توجہ فرماویں۔ انہیں سمجھنا چاہیئے کہ اب ان کی ذمہ داری کے امتحان کا وقت آگیا ہے۔ ثواب صرف نام سے نہیں۔ بلکہ کام سے ہوتا ہے۔ اس لئے کوشش سے کام کریں۔

دفتر وکیل المال تحریک جدید جودھامل بلڈنگ لاہور سے جن مجاہدین کے پتے معلوم ہو سکے ہیں۔ ان کو ایک چٹھی کے ذریعہ وعدہ وصولی کی اطلاع دی گئی ہے۔ خدا کرے یہ ان تک پہنچ جائے۔ اور وہ فوری توجہ فرماویں۔ ممکن ہے۔ کہ پتہ غلط ہونے یا ڈاکخانہ انتظام کے باعث کسی کو چٹھی نہ ملے۔ ایسے احباب خود یہ نوٹ پڑھ کر اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔ اور وعدہ کا روپیہ ارسال فرماویں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے

(وکیل المال تحریک جدید)

اعلان تعلیم الاسلام ہائی سکول باقاعدہ چنیوٹ ضلع جھنگ میں کھل گیا ہے۔ جس لئے طلباء اور والدین طلباء اور بقیہ اساتذہ و سٹاف کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ فوراً چنیوٹ پہنچ کر تعلیم و تعلم میں شامل ہو جائیں۔ (محمد الدین ناظر تعلیم و تربیت)

خیریت مطلوب ہے لفٹیننٹ خواجہ مبارک احمد صاحب ڈاربی۔ اے ابن خواجہ عبد الرحمن صاحب ڈار ناسنور جہاں بھی ہوں اپنی خیریت سے مطلع فرماویں۔ محمود عبد اللہ میر وتہ بلغ لائلپور

(۲) کپٹن ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب کا مبور ضلع روہتک آج کل جہاں بھی ہوں۔ اپنی خیریت سے مطلع کر دیا۔ (خاکسار مطلوبہ خاتون شاکرہ موضع جھلا یا لہ شیر خان ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ)

(۳) سید امام شاہ صاحب بخشتران کی لڑکی خدیجہ بیگم اور لڑکے اصغر علی شاہ کی خیریت مطلوب ہے۔ اگر شاہ صاحب موصوف خود اعلان پڑھیں۔ یا کسی اور دوست کو ان کا علم ہو۔ تو مطلع فرماویں۔

(سید حیدر شاہ احمدی ڈھونگ ضلع گجرات)

سرگودھا کیمپ برائے مسلم پناہ گزین

میں نے مسلم مہاجرین کے کیمپ واقع سرگودھا کو دیکھا۔ ہزاروں مرد و زن۔ بچے بوڑھے جن میں سے کئی بیمار تھے وہاں موجود تھے۔ ان میں سے چند ایک خیموں میں تھے۔ باقی آسمان کے نیچے زمین پر پڑے ہوئے تھے۔ ان مظلومین کے پاس نہ گرم کپڑے تھے۔ اور نہ بستر۔ شبنم سے ان کے بوسیدہ میلے کپڑے گیلے ہو رہے تھے۔ ان بے بس و بے کس لوگوں کو دیکھ کر میرے سینے میں ایک ہوک اٹھی۔ اور بے اختیار میرے منہ سے نکل گیا "پرندوں کے لئے گھونسلے اور درندوں کے لئے بھٹ ہیں۔ لیکن ابن آدم کو سر چھپانے کے لئے آسمان کے نیچے کوئی جگہ نہیں"

دوسری طرف میری نظر ان عالیشان محلوں اور کوٹھیوں کی طرف اٹھی۔ جو مکینوں کی غیر حاضری یا کمی کے باعث ٹھنڈی آہیں بھر رہی ہیں۔ اور جن کے ملازمین کے کوارٹروں کی طرف بھی غریبوں کی حسرت بھری نظریں اٹھتی تھیں۔

میں نے خیال کیا۔ کہ مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کا سب کچھ بیچارہ لٹ گیا۔ کیوں؟ اس لئے کہ انہوں نے کہا۔ کہ ہم آصف کے تعلیم کے غلام ہیں۔ مطالبہ پاکستان ہمارا قومی مطالبہ ہے۔ دوسری طرف پاکستان کی مخالفت کرنے والے عالیشان کوٹھیوں میں پڑے داد عیش دے رہے ہیں۔ کیا یہ انصاف ہے؟ کیا اسی کا نام مساوات ہے؟

میں نے دل میں سوچا۔ کہ آؤ سب رئیسوں اور امیروں کے سامنے غریبوں کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے مطالبات پیش کروں۔ ممکن ہے۔ اسلامی رنگ حمیت پھڑک اٹھے۔ اور وہ مہاجرین سے حسن سلوک کریں۔ مطالبات یہ ہیں۔

(۱) سب مہاجرین کے لئے ان سردی کے ایام میں چھتوں یا خیموں کے نیچے رہائش کا انتظام کیا جاوے۔

(۲) اگر اس امر کے لئے ضرورت پڑے۔ تو تمام لوساگی کوٹھیوں کو اس کار خیر کے لئے جبری طور پر حاصل کیا جائے۔ ان میں سے اکثر خالی پڑی ہیں۔ یا آسانی سے خالی ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ مالکان کے مکانات آبائی جاگیروں میں موجود ہیں۔

(۳) بیماروں کے لئے ہسپتال میں کیمپ کھولا جائے۔ اور گرم بستروں کا بندوبست کیا جاوے۔ ڈاکٹر ہر وقت موجود رہے

(۴) کیمپ میں ہر طرف گندگی ہی گندگی نظر آتی ہے۔ ہر دو سو آدمیوں کی خدمت کے لئے ایک خاکروب مقرر کیا جائے۔ اور اگر ضرورت ہو۔ تو میونسپل کمیٹی کے خاکروبوں کو جو افسروں کی کوٹھیوں میں مفت کام کرتے ہیں اس کار خیر پر لگایا جائے۔

(۵) اگر اخراجات چندہ سے پورے نہ ہو سکیں۔ تو ہر رئیس کی سالانہ آمدنی سے بارہ ہزار روپیہ منہا کر کے باقی جو بچ رہے۔ اس کا نصف لے لیا جائے۔

اگر ان مطالبات کو پورا نہ کیا گیا۔ تو مہاجرین یہ خیال کرنے میں حق بجانب ہوں گے۔ کہ خوش قسمت باشندگان مغربی پاکستان کا دکھ درد بٹانے میں شریک ہونا نہیں چاہتے۔ اور اخبار ہمدردی صرف زبانی ہے۔ آسیب گردہ نشانات جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر بیدار کر رہے ہیں۔ کیا ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ صاحب اختیار لوگ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں؟ کیا ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ خدا کے خوف سے دل پگھل جائیں۔ اور دنیا میں اسلامی مساوات قائم ہو؟

(خاکسار صالح شیر سیکرٹری انجمن غرباء)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔

> **بعدالت جناب مہر شیر محمد خان صاحب سیال سب جج بہاولنگر ضلع ملتان**
>
> نمبر مقدمہ ۵ بابت سال ۱۹۴۷ء
>
> ڈاکٹر امام گوبالداس لیسران نند لال اقوام سکھ مسکنہ منڈی خانیوال سائل
>
> بنام
>
> شریمتی نہالی بائی بیوہ نند لال ذات ٹیرو سکنہ خانیوال فریق ثانی
>
> درخواست سرٹیفکیٹ جانشینی نسبت ترکہ نند لال متوفی بنام
>
> ہر خاص و عام منڈی خانیوال
>
> مقدمہ مندرجہ بالا میں بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص و عام منڈی خانیوال کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ سائلان نے درخواست حصول سرٹیفکیٹ جانشینی نسبت ترکہ نند لال متوفی دی ہے۔ لہٰذا قطعی ہے۔ کہ اگر کسی کو ان کے سرٹیفکیٹ دیئے جانے کی نسبت عذر ہو تو وہ ۲۹-۱۱-۴۷ کو بوقت دس بجے صبح حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔
>
> آج بتاریخ ۱۱-۴۷ ابہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا
>
> مہر عدالت — دستخط حاکم

مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کے ساتھ اس وقت بھی ظالمانہ سلوک کیا جا رہا ہے

دہلی کے مسلمانوں سے گاندھی جی کا وعدہ

نئی دہلی ۷ر نومبر۔ کل گاندھی جی دہلی سے چند میل کے فاصلے پر ایک مسلمان گاؤں میں گئے جہاں مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد نے ان کا استقبال کیا۔

گاؤں کے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے گاندھی جی نے یقین دلایا کہ حکومت ان کے جان و مال کی حفاظت کی پوری پوری کوشش کریگی۔ نیز انہوں نے ان پر زور دیا کہ اگر وہ پاکستان جائینگے۔ تو وہ پاکستان کی حکومت کے لئے پریشانیاں پیدا کرنے کا باعث بنیں گے۔ بالخصوص جاڑے کے موسم میں پاکستان جا کر آباد ہونے میں۔ ان کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا

لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر کا برقیہ پنڈت نہرو کے نام

لاہور ۸ر نومبر مشرقی پنجاب کی اسمبلی کی لیگ پارٹی کے لیڈر نے ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے نام ایک برقیہ ارسال کیا ہے۔ جس میں انہوں نے اس ظالمانہ سلوک کی مذمت کی ہے۔ جو مشرقی پنجاب میں مسلمانوں سے کیا جا رہا ہے۔ تار میں کہا گیا ہے۔ کہ مشرقی پنجاب میں باحال مسلمانوں کو برابر لوٹا جا رہا ہے۔ ان کے مویشی ان سے چھینے جا رہے ہیں۔ اور وہ نہایت قابل رحم حالت میں حدود پاکستان میں داخل ہو رہے ہیں۔ ریلوے سٹیشنوں پر مسلمانوں کے لئے پانی تک کا کوئی انتظام نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ جن ہزاروں مسلمان عورتوں کو سکھ جبراً اٹھا کر لے گئے ہیں۔ ان کی واپسی کے لئے مشرقی پنجاب کی حکومت کوئی کارروائی نہیں کر رہی۔ شیخ صادق حسن نے تار میں کہا ہے کہ جہاں مشرقی پنجاب میں یہ ظلم کئے جاتے ہیں وہاں مغربی پنجاب کی یہ حالت ہے کہ غیر مسلم کھلے بندوں اپنا تمام گھریلو سامان حتیٰ کہ اپنا بھاری فرنیچر تک لے جا رہے ہیں۔ اور اس سلسلے میں مغربی پنجاب کی حکومت کی طرف سے کوئی مداخلت نہیں کی جا رہی۔

تار میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ کانگرس ایک قوم کی جو تھیوری پیش کر رہی ہے مشرقی پنجاب میں مسلمانوں پر جو کچھ کیا جا رہا ہے۔ وہ اس تھیوری کی واضح طور پر تردید کر رہا ہے۔

حسنِ سلوک ہی موجودہ فسادات کو ختم کر سکتا ہے

(راجکماری امرت کور)

نئی دہلی ۷ر نومبر۔ تصاویر کی ایک نمائش میں تقریر کرتے ہوئے انڈین یونین کی وزیر صحت راجکماری امرت کور نے کہا۔ اس میں شک نہیں کہ مشرقی پنجاب میں بھی اور مغربی پنجاب میں بھی معصوم اور امن پسند انسانوں پر بے پناہ مظالم توڑے گئے ہیں۔ لیکن اب ہمیں تدبر سے کام لیتے ہوئے ماضی کو بھول جانا چاہیئے۔ ہمیں محبت اور حسن سلوک سے دوسروں کے قلوب کو فتح کرنا چاہیئے نہ کہ مار دھاڑ اور تباہ کن ہتھیاروں کے ذریعے۔ ہمارا ملک بہت خوشنما ملک ہے ہمیں اپنی کوششوں سے اسے اور زیادہ خوشحال بنانا چاہیئے۔ نہ کہ تباہ و خستہ حال۔ آخیر میں راجکماری صاحبہ نے اس بات پر زور دیا کہ باہمی محبت اور حسن سلوک ہی ہم کو دوبارہ اکٹھا کر سکتا ہے۔

حیدرآباد کی طرف ستیہ گرہیوں کا پہلا اجلاس

نئی دہلی ۷ر نومبر۔ اینٹی پاکستان فرنٹ کے جنم داتا میر مشتاق کانگرس کے ساتھ ملکر ستیہ گرہ کرنے کے لئے ۲۵ مسلمان ستیہ گرہیوں کے جتھے کو لے کر دہلی سے حیدرآباد روانہ ہو رہے ہیں دہلی میں ستیہ گرہیوں کو ٹریننگ دینے کے لئے ایک سکول بھی قائم کر دیا گیا ہے۔

لارڈ مونٹ بیٹن کو فارغ کر دیا جائے

مدراس ۷ر نومبر۔ ڈاکٹر پٹا بھائی سیتا رامیہ نے کہا کہ اب انڈین گورنمنٹ کو چاہیئے کہ لارڈ مونٹ بیٹن کو فارغ کر کے جمہوری حکومت کا اعلان کر دے۔ آپ نے کہا کہ اگرچہ لارڈ مونٹ بیٹن کئی صفات کے مالک ہیں۔ مگر انہوں نے ہمیشہ اپنی ہی قوم کے ڈپلومیٹک نظریہ کو مد نظر رکھا ہے۔

مشرقی پنجاب میں اغوا شدہ عورتوں کی تعداد

لاہور ۷ر نومبر۔ مشرقی پنجاب میں اغوا شدہ عورتوں اور بچوں کی تعداد چھ ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ اس تعداد میں صرف وہ اغوا شدہ عورتیں اور بچے شامل ہیں جن کے رشتے داروں نے مغربی پنجاب میں پہنچ کر ان کے بارے میں محکمہ متعلقہ کو رپورٹ کی ہے

تمام ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع میں آئے ہوئے پناہ گزینوں سے اس قسم کی اطلاعات حاصل کر کے پناہ گزینوں کی وزارت کے دفتر میں روانہ کریں۔ تا یہ ریکارڈ مکمل کیا جا سکے۔

پاکستان فوج مشرقی پنجاب سے اب تک ۱۳۰۰ اغوا شدہ عورتوں کو برآمد کر چکی ہے

پاکستان کا نمائندہ مشرقی پنجاب میں

لاہور ۷ر نومبر۔ میجر جنرل عبد الرحمٰن جو مشرقی پنجاب کے واسطے پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر مقرر ہوئے ہیں۔ آج صبح لاہور سے شملے روانہ ہو گئے۔ شملے پہنچتے ہی وہ تمام مشرقی پنجاب کا دورہ کر کے مسلمان پناہ گزینوں کی مشکلات کا معائنہ کریں گے۔ اور ان کو ہر ممکن امداد پہنچائینگے

پنجاب کے فسادات پر مبسوط رپورٹ

نئی دہلی ۷ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے انڈین یونین کی حکومت پنجاب کے فسادات پر ایک مبسوط رپورٹ تیار کر رہی ہے۔ اس رپورٹ کا ایک مقصد اس اثر کو زائل کرنا ہے۔ جو بیرونی ممالک میں انڈین یونین کے خلاف ان فسادات کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے۔

مشرقی پنجاب میں مسلمان پناہ گزینوں کی تعداد

نئی دہلی ۷ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ پناہ گزینوں کو نکالنے کا کام اندازے سے زیادہ عرصہ میں ختم ہوگا۔ اور موجودہ حالات کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے۔ کہ شاید اگلے سال جنوری تک کہیں ختم ہو پائے اب تک ۳۲ لاکھ غیر مسلم پناہ گزین مشرقی پنجاب پہنچائے جا چکے ہیں۔ برخلاف اس کے مغربی پنجاب میں آنیوالے پناہ گزینوں کی تعداد ۳۳ لاکھ کے قریب ہے۔ مشرقی پنجاب سے ابھی بارہ لاکھ مسلمان اور مغربی پنجاب میں آنے ہیں۔ اور اسی طرح بیس لاکھ غیر مسلم پناہ گزین مغربی پنجاب صوبہ سرحد اور بلوچستان سے مشرقی پنجاب میں جانے کے لئے تیار بیٹھے ہیں

حکومت مشرقی پنجاب کی مشکلات

لاہور ۷ر نومبر۔ جالندھر کی تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ مشرقی پنجاب کا نظام ایسا درہم برہم ہو چکا ہے کہ جس کی اصلاح مشکل ہے۔ جو احکام گورنمنٹ جاری کرتی ہے وہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں تک پہنچتے ہی نہیں۔ سلسلہ ڈاک و تار معطل ہے۔ کام چلانے کے لئے عملہ نہیں ہے۔ طغیانی کی وجہ سے لاکھوں انسان خانماں برباد ہو چکے ہیں۔ اس کا سب سے زیادہ اثر اچھوتوں پر پڑا ہے ملک میں بلیک مارکیٹ خوب چل رہی ہے۔ اشیا خوردنی اتنی گراں ہو چکی ہیں کہ عوام کا وہاں رہنا محال ہو گیا ہے گندم کنٹرول ریٹ پر بھی نہیں ملتی۔ حکومت مشرقی پنجاب ناقابل حل مشکلات میں گھری پڑی ہے۔ چوہدری لہری سنگھ وزیر خوراک نے ملک کے صورت حالات سے مرکزی حکومت کو مطلع کر دیا ہے۔

والٹن کیمپ میں پناہ گزینوں کی تعداد

لاہور ۷ر نومبر۔ کل جمعہ کے دن تک والٹن کیمپ میں آنے والے پناہ گزینوں کی کل تعداد ۲۰۲۸ [illegible] تھی۔ ان میں سے ۱۰۸۵ آگے روانہ کر دیئے گئے [illegible] ہو گئیں۔ ۲ ہیضہ کے کیس [illegible]

۵۹ حکومتوں کے نمائندوں کا استقبال

نیویارک ۶ر نومبر۔ پاکستان ڈیلیگیشن کے لیڈر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں۔ اور پاکستان کے سفیر مسٹر ایم اے ایچ اصفہانی نے ۵۹ حکومتوں کے نمائندگان کا والڈورف اسٹوریا ہوٹل میں استقبال کیا۔

انڈین یونین کا ہوائی جہاز مری کے قریب پکڑا گیا

راولپنڈی ۷ر نومبر۔ خبر ملی ہے کہ کل سنی کے قریب انڈین یونین کا ایک ہوائی جہاز خراب ہو جانے کی وجہ سے نیچے اُگرا۔

بجز ہوا باز کے جس کا نام رام لال ہے تمام دوسرے افراد جو جہاز میں سوار تھے مر گئے۔

رام لال اس وقت حکومت پاکستان کی قید میں ہے۔

آزاد فوجوں نے دشمن کی فوجوں کو سری نگر کے ہوائی اڈے تک دھکیل دیا

جمیعۃ المومنین کا حکومت کے ساتھ عہدِ وفاداری

ناگپور ۷ر نومبر۔ صوبہ سی۔پی کی مومن جماعت نے دو دن کے بحث مباحثہ کے بعد ایک قرار داد پاس کی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ جمیعۃ المومنین ہر حالت میں انڈین گورنمنٹ سے تعاون کریگی۔ اس پر بھی اظہار اطمینان کیا گیا کہ حکومت نے صوبہ بھر میں امن قائم رکھا۔ صوبائی حکومت کی خدمت میں مومن جماعت کی بھلائی کے لئے ایک وفد بھیجنے کی تجویز بھی پاس ہوئی۔ نیز طے پایا کہ مسلمانوں کو صوبہ سی۔پی سے باہر نہیں جانا چاہیئے۔

کشمیر میں نیشنل ہوم گارڈ کی بھرتی

حکومت جموں و کشمیر نے ایک آرڈیننس جاری کر کے پولیس کے ہر فرد کو متنبہ کیا ہے۔ کہ اگر یہ ثابت ہو گیا۔ کہ اس نے عمدًا یا غیر عمدًا دشمن کو کسی قسم کی امداد پہنچائی ہے۔ یا امداد پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ تو اس کو موت کی یا عمر قید کی سزا دی جائیگی۔ موجودہ تعزیرات کی دفعات کی رو سے جو سزا دی جاتی ہے۔ اس میں ترمیم کر کے سزا کو بڑھانے کی گنجائش رکھ دی گئی ہے۔ شیخ عبداللہ نے "کشمیر نیشنل ہوم گارڈ" کے لئے چھ ہزار افراد کی بھرتی کرنے کا حکم دیا ہے۔ فی الحال بھرتی طوعی رکھی ہے۔ لیکن اگر ضرورت پڑی۔ تو موزوں افراد کو جبری طور پر لیا جائیگا

ریلوے کے دو اعلیٰ افسروں کے خلاف الزام

لاہور ۷ر نومبر نامعلوم ویسٹرن ریلوے کے تحقیقاتی کمیشن نے اپنی رپورٹ مکمل کر کے بورڈ کے سامنے پیش کر دی ہے۔ یہ تحقیقات محکمہ ریلوے کے دو اعلےٰ افسروں کے متعلق ہو رہی تھی۔ جن کے بارہ میں کہا جاتا ہے۔ کہ وہ خفیہ طور پر ریلوے کا سامان مشرقی پنجاب میں پہنچا رہے تھے۔ تحقیقاتی کمشن نے ان پر یہ جرم ثابت کیا ہے۔ کہ وہ ریلوے کا سامان حدود پاکستان سے باہر بھجوانے میں مدد دے رہے تھے۔

آزاد فوجوں کا ہر جگہ خیر مقدم کیا جا رہا ہے

پلندری ۷ر اکتوبر۔ آزاد کشمیر حکومت کا ایک بیان مظہر ہے۔ کہ سری نگر پر تین شاخہ پیشقدمی جاری ہے۔ ایک مورچے پر دشمن کو سری نگر کے ہوائی اڈے تک دھکیل دیا گیا۔ یہ وہ ہوائی اڈہ ہے۔ جہاں دشمن سامان اور کمک کی فوجیں اتار رہا ہے۔ دوسرے مورچے پر گذشتہ رات آزاد فوجیں سری نگر سے صرف پانچ میل کے فاصلے پر تھیں۔ تیسرے مورچے پر شدید جنگ ہو رہی ہے۔ اس مورچے پر دونوں فوجوں کا بھاری جانی نقصان ہوا ہے۔ پونچھ کے حلقے میں دشمن کے ٹھکانوں کو صاف کیا جا رہا ہے۔ نیز آزاد فوجیں جہاں جاتی ہیں۔ باشندگان کشمیر ان کا پرجوش خیر مقدم کرتے ہیں۔

نئی دہلی میں محکمہ دفاع کی طرف سے جو بیان شائع ہوا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ سری نگر بارہ مولا روڈ کے بڑے مورچے پر ہندوستانی فوجوں نے حملہ آوروں کو پیچھے ہٹا دیا ہے۔ اور دشمن کو بھاری نقصان پہنچایا ہے۔ ہمارے ہوائی جہاز سری نگر میں دشمن کی فوجوں کا مقابلہ کرنے میں فوجوں کی برابر مدد کرتے رہے۔

ہندوستانی طیاروں کی ریڈکراس کے ہسپتال پر بمباری

راولپنڈی ۷ر نومبر۔ مس ممتاز شاہ نواز نے خبر رساں ایجنسی کے ایک نمائندے کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ حال ہی میں ہندوستان یونین کے طیاروں نے ریڈکراس کے بڑے ہسپتال پر بھی شدید بمباری کی۔ حالانکہ اسکی چھت پر ریڈکراس کا ایک بہت بڑا نشان لگا دیا گیا تھا۔ تا بمباری کرنے والے اس کا لحاظ رکھیں۔

انہوں نے یہ بھی بیان کیا۔ کہ بارہ مولا سے ۲۷ راہب عورتوں کو خطرہ والے علاقہ سے نکال کر حفاظت کی جگہوں پر پہنچایا گیا۔ ان کے علاوہ ان لوگوں میں جن کی اس طرح جان بچائی گئی۔ تین ہندو مرد۔ تین ہندو عورتیں اور چالیس بچے بھی شامل تھے۔

جب مس ممتاز شاہ نواز راہب عورتوں کی جان بچانے کے لئے موقعہ پر پہنچیں۔ تو انہیں دیکھ کر ایک راہبہ نے کہا۔ "آسمان سے جانباز فرشتے ہماری مدد کے لئے اتر آئے ہیں"۔

پنڈت نہرو آزاد گورنمنٹ کی ہر دلعزیزی خود آ کر ملاحظہ فرماویں

لاہور ۷ر نومبر۔ مسلم کانفرنس پبلسٹی بیورو کے تازہ بیان میں پنڈت نہرو کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ خود آ کر آزاد فوج کے مفتوحہ علاقہ کی وسعت کا ملاحظہ کریں۔ اور دیکھیں کہ ڈوگرہ راج کے پھندوں سے مخلصی حاصل کر کے عوام کس قدر خوش ہیں۔ جن محبان وطن کی آواز کا ذکر پنڈت نہرو نے کیا ہے۔ وہ مسلمان نہیں ہو سکتے۔ جن لوگوں نے مشرقی پنجاب اور کپورتھلہ کے ۷۵ فیصدی مسلمانوں کا خاتمہ کیا ہے۔ ان کو ریاست کے لوگ اپنی مدد کے لئے کس طرح بلا سکتے ہیں! شیخ عبداللہ جو ابھی پچھلے ہی سال کشمیر چھوڑ دو کے نعرے لگایا کرتا تھا۔ اب ڈوگرہ راج کے ہاتھوں ذلیل ہتھیار بنا ہوا ہے یہ شخص جبکہ عوام کا اعتماد کھو چکا ہے۔ تو ان کا نمائندہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ پنڈت نہرو نے بیان کیا ہے کہ نیشنل کانفرنس بیس سال سے آزادی کے لئے جنگ لڑ رہی ہے۔ حالانکہ اس کو جنم لئے ۹ سال سے زیادہ کا عرصہ نہیں ہوا۔ مسلم کانفرنس ۱۹۳۲ء سے بھی پہلے کی اس جدوجہد میں مصروف ہے۔ اس وقت آزاد گورنمنٹ جو عوام کی گورنمنٹ ہے۔ ریاست میں قائم ہو چکی ہے۔ خود ریاست کی اسمبلی کے منتخب شدہ لوگ اس کے ممبر ہیں۔ پنڈت نہرو کا بیان دنیا کو سراسر مغالطہ میں ڈال دینے والا ہے۔

نوشہرہ کے ساڑھے چار ہزار کانگرسی مسلم لیگ میں شامل ہو گئے

پشاور ۷ر نومبر۔ نوشہرہ کی پینتیس کانگرس کمیٹیاں لیگ میں شامل ہو گئی ہیں۔ ان کے ممبران کی تعداد ساڑھے چار ہزار ہے پشاور میں ایک تقریر کرتے ہوئے ان کے بعض اراکین نے کہا۔ کہ ہم پاکستان کے استحکام کے لئے ہر ممکن امداد دیں گے۔ انہوں نے سرخ پوشوں سے اپیل کی ہے کہ وہ بھی مسلم لیگ میں شامل ہو جائیں۔

مغربی پنجاب میں بجلی کی شدید قلت

لاہور ۷ر نومبر۔ مغربی پنجاب کے محکمہ بجلی کے چیف انجینئر نے ایک پریس ملاقات میں اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ آجکل مشرقی پنجاب اور مغربی پنجاب کی حکومتوں کے درمیان اس بارے میں گفت و شنید ہو رہی ہے۔ کہ مشرقی پنجاب کی حکومت منڈی ہائیڈرو الیکٹرک سٹیشن سے مغربی پنجاب کو حسبِ سابق بجلی مہیا کرتی رہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ خطرہ لاحق ہے۔ کہ ۱۵ر نومبر کے بعد سے مشرقی پنجاب بجلی مہیا کرنا بند نہ کر دے۔ بلکہ بات چیت ایسے نازک مرحلے پر پہنچ گئی ہے۔ کہ اگر جلدی ہی بجلی کی سپلائی بند ہو جائے۔ تو کوئی تعجب نہیں اس کے علاوہ کوئلہ نہ ملنے کی وجہ سے مغربی پنجاب کے اپنے الیکٹرک سٹیشن بھی خاطر خواہ کام کرنے

انڈین یونین کے ایک ہوائی جہاز کی تباہی

لاہور ۷ر نومبر۔ انڈین یونین کا ایک ہوائی جہاز جو کشمیر میں اسلحہ وبارود وغیرہ لے کر جا رہا تھا۔ تھانہ شاہ مسکین تحصیل شکر گڑھ کے نزدیک گر کر تباہ ہو گیا۔ طیارہ ران کے علاوہ دو سکھ اور ایک ہندو افسر ہلاک ہو گئے۔

گرنے کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے۔ کہ اس میں جنگی سامان مقدور سے زیادہ لادا گیا تھا۔ جس کا وہ متحمل نہ ہو سکا

مسٹر دیش پانڈے کا مطالبہ

نئی دہلی ۷ر نومبر۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے سیکرٹری مسٹر دیش پانڈے نے ایک بیان میں کہا۔ کہ حیدر آباد ڈیلیگیشن جو کہ انڈین گورنمنٹ سے گفت و شنید کر رہا ہے۔ حیدر آباد کی ۹۰ فی صدی آبادی کی نمائندگی نہیں کر رہا۔ بلکہ فاسسٹ مسلمان آرگینائزیشن کے احکام کی پیروی کر رہا ہے۔ اس نے انڈین گورنمنٹ سے کہا ہے۔ کہ کشمیر کی طرح بعض شرائط کے ماتحت یہاں بھی استصواب رائے عامہ کرایا جائے۔

ڈوگرہ فوج کو آفریدی قبیلہ کے سردار کا انتباہ

کشمیر کے مسلمانوں پر ڈوگرہ اور انڈین افواج کے ظلم و تشدد کی وجہ سے درہ خیبر کے آفریدی قبیلہ کے لوگوں میں سخت جوش و خروش پیدا ہو گیا ہے۔ انہیں معلوم ہوا ہے کہ تقریبًا دو ہزار آفریدیوں میں سے جو عرصہ ۲۰ سال سے کشمیر میں رہ رہے ہیں بہت سے ڈوگرہ فوج کی گولیوں کا نشانہ بن چکے ہیں آفریدی سردار خان ولی محمد خاں جو کہ مشہور لیڈر نواب محمد امان اللہ خاں کے پوتے ہیں نے ڈوگرہ فوج کو مطلع کیا ہے کہ وہ ظلم و تشدد کی کارروائیوں کو فورًا بند کر دیں۔ ورنہ تمام آفریدی لوگ اگر حکومت پاکستان نے انکو اپنے علاقہ میں سے گذرنے کی اجازت نہ دی تو وہ کسی آزاد علاقہ سے گذر کر کشمیر میں پہنچ جائینگے۔ ہم نے اپنے عزیزوں کا بدلہ ہر قیمت پر لینے کا